

دانیال کی کتاب - نمبر باون

پیغمبرانہ معما کی پردہ کشائی: دانیال کی رؤیا اور سلطنتوں کا عروج

Jeff Pippenger

2024-01-16

گزشتہ مضمون میں ہم نے نشان دہی کی تھی کہ جبرائیل نے دو گواہوں کی بنیاد پر 1844 کی تاریخ کی توثیق کرنے کے لیے "آخری قہر" کے اختتام کی خبر دی۔ ملر نے احبار، باب 26 کے "سات زمانوں" کو سمجھا، جو یہوداہ کی بادشاہی کے خلاف نافذ ہوئے تھے، مگر وہ اس مقام تک نہ پہنچا کہ وہ "سات زمانوں" کے فیصلے کے مقصد اور اس کے تعلق کو اسرائیل کی شمالی اور جنوبی دونوں بادشاہیوں پر دیکھ پاتا۔ آیا اس نے کبھی آیت 19 میں "آخری قہر" کے امتیاز کو پہچانا بھی یا نہیں، یہ محل نظر ہے، اگرچہ اس میں شبہ نہیں کہ عمومی طور پر وہ سمجھتا تھا کہ "قہر" ہی "سات زمانے" ہیں۔ پہلے اور آخری قہر کی روشنی 1856 میں پلمونی کے ذریعے منکشف کی گئی، مگر 1863 میں اسے رد کر دیا گیا۔ تاہم "سات زمانوں" کے بارے میں ملر کا پیغام درست تھا، اگرچہ محدود تھا۔

ملر نے یہ نہ پہچانا کہ دانی ایل آٹھ کی آیت گیارہ میں بت پرست روم کے چھوٹے سینگ نے بت پرستی کو بلند کیا اور اسے سرفراز کیا، کیونکہ ملر کے نزدیک "away" "away" دانی ایل میں اپنی تینوں جگہوں پر صرف ہٹا دینا تھا۔ تاہم اس کا پیغام محدود ہونے کے باوجود پھر بھی درست تھا۔

میلرائٹس یہ تسلیم کرتے تھے کہ آیت گیارہ میں مذکور 'مقدس مقام' شہر روم میں واقع بت پرستوں کا معبد (پینتھیون) تھا، لیکن ان کا پیغام عبرانی زبان پر مبنی نہیں تھا۔ میلر کا پیغام نبوتی وقت پر مرکوز تھا۔ وہ تاریخی پس منظر جس میں ان کا پیغام بے نقاب ہوا، نے انہیں ریاستہائے متحدہ کو بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر دیکھنے سے روک دیا، اور اس سے بڑھ کر، اس نے انہیں پاپائیت کو بائبل کی نبوت کی پانچویں بادشاہت کے طور پر دیکھنے سے بھی روک دیا۔

اپنے زمانے کی تاریخ کے تقاضوں سے مجبور ہو کر انہوں نے نبوتوں کا اطلاق مسیح کی متوقع قریب الوقوع واپسی کے مطابق کیا، اور وہ مایوس ہوئے، تاہم ان کا پیغام درست تھا۔ جب جبرائیل آیات پندرہ تا ستائیس میں دونوں رویا کی تعبیر فراہم کرتا ہے، ملر کی فہم نے اسے بادشاہیوں کے اس وسیع تر مکاشفہ کو سمجھنے سے روک دیا جو آیات نو تا بارہ میں 'چھوٹے سینگ' کی صنف کی ادلا بدلی میں نمایاں کیا گیا تھا۔ ملر کے پیروکار جبرائیل کی تعبیر میں صرف روم کو چوتھی اور آخری زمینی بادشاہی سمجھتے ہیں۔

اور ایسا ہوا کہ جب میں، ہاں میں دانی ایل، نے رویا دیکھی اور اس کے معنی تلاش کیے، تو دیکھو، میرے سامنے ایک آدمی کی مانند کوئی کھڑا تھا۔ اور میں نے اولای کے دونوں کناروں کے بیچ ایک آدمی کی آواز سنی جس نے پکار کر کہا، جبرائیل، اس آدمی کو رویا سمجھا دے۔ پس وہ اس جگہ آیا جہاں میں کھڑا تھا؛ اور جب وہ آیا تو میں ڈر گیا اور منہ کے بل گر پڑا؛ لیکن اس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، سمجھ، کیونکہ یہ رویا آخر کے وقت کے لیے ہے۔ اور جب وہ مجھ سے بات کر رہا تھا تو میں زمین کی طرف منہ کیے گہری نیند میں پڑ گیا، لیکن اس نے مجھ چھوا اور مجھے سیدھا کھڑا کر دیا۔ اور اس نے کہا، دیکھ، میں تجھے بتاؤں گا کہ غضب کے آخری انجام میں کیا ہوگا، کیونکہ انجام مقررہ وقت پر ہوگا۔ وہ دو سینگوں والا مینڈھا جیسے تونے دیکھا مادی اور فارس کے بادشاہ ہیں۔ اور وہ کھردرا بکرا یونان کا بادشاہ ہے، اور اس کی آنکھوں کے درمیان جو بڑا سینگ ہے وہ پہلا بادشاہ ہے۔ پھر جب وہ ٹوٹ گیا اور اس کی جگہ چار کھڑے ہوئے تو اس قوم میں سے چار سلطنتیں کھڑی ہوں گی، لیکن اس کی قوت کے مطابق نہیں۔ اور ان کی بادشاہی کے آخری وقت میں، جب خطاکار اپنی سرکشی کی انتہا کو پہنچ جائیں گے، ایک سخت چہرہ والا اور مشکل باتوں کی

سمجھ رکھنے والا بادشاہ اٹھ گا۔ اور اس کی طاقت زور آور ہوگی، مگر اپنی قوت سے نہیں؛ اور وہ حیرت انگیز طور پر تباہ کرے گا، اور کامیاب ہوگا، اور کارروائی کرے گا، اور زور آوروں اور مقدس لوگوں کو ہلاک کرے گا۔ اور اپنی تدبیر کے باعث فریب اس کے ہاتھ میں کامیاب ہوگا؛ اور وہ اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھے گا، اور امن کے ذریعے بہتوں کو ہلاک کرے گا؛ وہ سرداروں کے سردار کے خلاف بھی کھڑا ہوگا، لیکن وہ بغیر ہاتھ کے ٹوٹ جائے گا۔ اور شام اور صبح کی جو رویا بیان کی گئی وہ سچی ہے؛ پس تو اس رویا کو بند کر دے، کیونکہ یہ بہت دنوں کے لیے ہے۔ اور میں، دانی ایل، بے ہوش ہو گیا اور کچھ دن بیمار رہا؛ پھر میں اٹھا اور بادشاہ کے کام کیے؛ اور میں اس رویا پر حیران تھا، لیکن کوئی اسے سمجھ نہ سکا۔ دانی ایل 8:15-27۔

اگرچہ دانی ایل نے نہر اولای کی رؤیا دیکھی (جو اب پورا ہونے کے عمل میں ہے)، لیکن بابل کی تاریخ میں پہلی بادشاہی کو اس رؤیا میں شامل نہیں کیا گیا۔ وہ باب دوم اور باب ہفتم میں سونے کے سر اور شیر کی حیثیت سے شامل تھی، مگر باب آٹھ میں بابل کے بٹائے جانے اور پھر بحال ہونے کی نبوی خصوصیت پر زور دیا گیا تھا۔ نبوکدنصر جب "سات وقت" تک لوگوں سے دور کر دیا گیا تھا تو وہ پاپائیت کے مہلک زخم کی تمثیل تھا، اور اس طرح صور کی فاحشہ کے بھلا دیے جانے کے علامتی ستر برس کی مثال قائم ہوئی۔ دانی ایل کے باب آٹھ میں بائبل نبوت کی بادشاہیوں میں بابل کو بھلا دیا گیا ہے، اور رؤیا کی ابتدا مادی اور فارسیوں (مینڈھا) سے ہوتی ہے، جس کے بعد یونان (بکرا) آتا ہے۔

سکندر اعظم کی سلطنت بکھر کر چار ایسی بادشاہتوں میں تقسیم ہو گئی جو سکندر کی طاقت کے مقابلے میں کمزور تھیں، جیسا کہ باب سات میں بھی چار پروں اور چار سروں والے چیتے کے ذریعے پیش کیا گیا تھا۔ چار کا عدد عالمگیریت کی نمائندگی کرتا ہے، جیسا کہ شمال، مشرق، جنوب اور مغرب سے ظاہر ہے۔ باب آٹھ کی آیت آٹھ میں آسمان کی چاروں ہواؤں کی طرف چار نمایاں نمودار ہوئیں۔ باب سات میں یونان کے چار پر باب آٹھ کی چار ہواؤں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں، اور یونان کے چار سر چار نمایاں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ چار سر اور چار نمایاں ان چار بادشاہتوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں سکندر کی اصل سلطنت بکھر گئی، اور چار پر اور چار ہوائیں تقسیم کی چار سمتوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس نکتے کو سمجھنا اہم ہے، کیونکہ یہ اس دلیل کی نمائندگی کرتا ہے جو ملراثس نے روم کی چوتھی بادشاہت کے بارے میں پروٹسٹنٹوں کی روایتی فہم کے خلاف پیش کی تھی۔

حقوق کی تختیوں پر، جن کی نمائندگی ۱۸۴۳ اور ۱۸۵۰ کے پیش رو چارٹس کرتے ہیں، صرف ایک ہی ایسی شبیہ ہے جو کسی نبوتی اطلاق کی تصویر کشی نہیں کرتی، اور اس کا تعلق چار سروں اور چار نمایاں کے، اور چار پروں اور چار ہواؤں کے درمیان امتیاز سے ہے۔ روم کو بائبل کی نبوت کی چوتھی بادشاہت ہونے کی سچائی کو دھندلانے کی کوشش میں، شیطان نے چار سروں اور چار نمایاں، اور چار پروں اور چار ہواؤں کے صحیح یا غلط معنی کے بارے میں ایک استدلال پیش کیا۔ شیطان نے ایسا اس لیے کیا کہ کتاب دانی ایل صاف طور پر بتاتی ہے کہ کتاب میں ایک منفرد نشان ہے جو رویا کو قائم کرتا ہے۔ اس نشان کو قائم کرنے والے ثبوت کا ایک حصہ چار سروں اور چار نمایاں، اور چار پروں اور چار ہواؤں میں پایا جاتا ہے۔ پروٹسٹنٹوں نے اس استدلال کے بارے میں ایک شیطانی نقطہ نظر کی حمایت کی، اور یہ استدلال ملیرانٹ تاریخ کے لیے اتنا اہم تھا کہ انہوں نے اسے چارٹ پر درج کیا۔ کتاب دانی ایل میں "چازون" رویا کو قائم کرنے والی طاقت کو "تیری قوم کے لٹیروں" کے طور پر شناخت کیا گیا ہے، اور پروٹسٹنٹوں نے اس طاقت کی شناخت شامی بادشاہوں کی طویل صف میں سے ایک بادشاہ، جس کا نام اینٹیوخس ایپیفینیس تھا، کے طور پر کی، اور ملرنے اس کی شناخت روم کے طور پر کی۔

اور اُن ایام میں بہت سے لوگ جنوب کے بادشاہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے؛ اور تیری قوم کے جابر بھی رؤیا کو قائم کرنے کے لیے سر اٹھائیں گے؛ لیکن وہ گر جائیں گے۔ دانی ایل 11:14۔

انٹیوخس بادشاہوں کے اُس سلسلے کا ایک بادشاہ تھا جو اُن چار سلطنتوں میں سے ایک سے نکلا تھا جن میں سکندر کی سلطنت منقسم ہو گئی تھی۔ دانی ایل باب آٹھ کی آیت نو کا چھوٹا سینگ

سکندر کی سلطنت کے بعد ظاہر ہوا تھا، اور آیت نو کہتی ہے کہ چاروں میں سے ایک سے وہ چھوٹا سینگ نکلا۔

اور ان میں سے ایک سے ایک چھوٹا سا سینگ نکلا جو جنوب کی طرف اور مشرق کی طرف اور سرزمین دلپسند کی طرف بہت بڑھا۔ دانی ایل 8:9

یہ بحث کہ آیا روم رویا کی تکمیل کرتا ہے یا ایک کمزور اور نسبتاً غیر اہم شامی بادشاہ رویا کی تکمیل کرتا ہے، اس بحث کو بھی شامل کرتی ہے کہ آیا چھوٹے سینگ کی طاقت چار سینگوں میں سے کسی ایک سے نکلی تھی یا چار ہواؤں میں سے کسی ایک سے۔ یہ زیادہ مضبوط دلیل نہیں، کیونکہ تاریخ اور پیشگوئی واضح ہیں کہ روم یونانی سلطنت کا جانشین نہیں تھا بلکہ روم ایک نئی طاقت تھا۔ اگر روم چوتھی بادشاہی تھا، تو نویں آیت کا "ان میں سے ایک" لازماً چار ہواؤں یا پروں میں سے ایک ہونا چاہیے۔ اگر وہ انطاکیوس ایپیفینیس تھا، تو وہ شام کے سینگ سے نکلا۔

ملرائیٹوں نے یہ پہچانا کہ "تیری قوم کے لٹیرے" کے طور پر پیش کی گئی وہ طاقت مسیح کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی۔

اور اپنی تدبیر سے وہ فریب کاری کو اپنے ہاتھ میں کامیاب کرے گا؛ اور وہ اپنے دل میں خود کو بڑھے گا، اور امن کے سبب سے بہتوں کو ہلاک کرے گا؛ وہ سرداروں کے سردار کے خلاف بھی کھڑا ہوگا؛ لیکن وہ بے ہاتھ ٹوٹ جائے گا۔ دانی ایل 8:25

"شہزادوں کا شہزادہ" مسیح ہیں، اور انطیوخس اپیفانس مسیح کی پیدائش سے بہت پہلے زندگی گزار چکا تھا، اس لیے میلرائٹس نے 1843 کے چارٹ پر اس حقیقت کی نشان دہی کی۔ چارٹ پر انہوں نے تاریخ 164 بھی درج کی، جس کا دراصل کوئی بائبل حوالہ نہیں تھا، اور وہ محض ایک نوٹ تھا جو میلر اور پروٹسٹنٹ الہیات دانوں کے درمیان چوتھی سلطنت پر ہونے والی بحث کی اہمیت کی نشان دہی کرتا تھا۔ چارٹ پر سال "164" کے ساتھ انہوں نے لکھا، "انطیوخس اپیفانس کی موت، جو ظاہر ہے کہ شہزادوں کے شہزادہ کے خلاف کھڑا نہ ہوا کیونکہ شہزادوں کے شہزادہ کی پیدائش سے 164 سال پہلے ہی وہ مر چکا تھا۔"

آج ایڈونٹزم یہ سکھاتا ہے کہ "تیری قوم کے غارتگر" انتیوخس اپیفانس ہے، جیسے مرتد پروٹسٹنٹ ازم بھی سکھاتا ہے، باوجود اس حقیقت کے کہ الہام نے یہ قلم بند کیا کہ "1843 کا چارٹ خداوند کے ہاتھ کی رہنمائی سے تیار کیا گیا تھا اور اسے تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے۔" ملرائٹس جانتے تھے کہ سخت رو بادشاہ روم تھا، اس لیے وہ اس شیطانی تعلیم سے متزلزل نہ ہوئے جو "chazon" رویا کو قائم کرنے کی صلاحیت کو کمزور کرتی ہے۔ بائبل واضح ہے کہ اگر رویا نہ ہو تو لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

جہاں رویا نہ ہو وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں؛ لیکن جو شریعت پر عمل کرتا ہے، وہ مبارک ہے۔ امثال 29:18

وہ رویا جس کی سلیمان آیت میں نشاندہی کرتا ہے، "chazon" رویا ہے، اور دانی ایل آٹھ کی آیت تیرہ میں یہی وہ رویا ہے جو دکھاتی ہے کہ بت پرستی اور پاپائیت مقدس اور لشکر کو پامال کر رہے ہیں۔ میلرائٹس کے لیے یہ دونوں ویران کرنے والی قوتیں کتابی نبوت کی چوتھی بادشاہی کی نمائندگی کرتی تھیں، اور روم کی چوتھی بادشاہی ("تمہارے لوگوں کے ڈاکو") کو پہچانے بغیر وہ رویا کو قائم نہیں کر سکتے تھے۔ دانی ایل گیارہ کی آیت چودہ میں "تمہارے لوگوں کے ڈاکو" کو جنوب کے بادشاہ کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا، خود کو بلند کرنا، رویا کو قائم کرنا اور گر جانا تھا۔ روم نے ان تمام خصوصیات کو پورا کیا۔

ساتویں باب میں، چوتھی سلطنت کو خاص طور پر اس سے پہلے کی سلطنتوں سے 'مختلف' قرار دیا گیا ہے۔

اس کے بعد میں نے رات کے رؤیا میں دیکھا، اور دیکھو ایک چوتھا حیوان تھا، نہایت ہولناک اور دہشتناک اور حد سے زیادہ زور آور؛ اور اس کے بڑے لوہے کے دانت تھے۔ وہ نکل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا، اور باقی کو اپنے پاؤں سے روند ڈالتا؛ اور وہ ان سب حیوانوں سے جدا تھا جو اس سے پہلے تھے؛ اور اس کے دس سینگ تھے۔۔۔ پھر میں اس چوتھے حیوان کی حقیقت جاننا چاہتا تھا، جو باقی سب سے جدا اور نہایت ہولناک تھا، جس کے دانت لوہے کے اور پنجے پیتل کے تھے؛ جو نکل جاتا، ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا، اور باقی کو اپنے پاؤں سے روند ڈالتا تھا؛ اور اس کے سر میں جو دس سینگ تھے ان کے بارے میں، اور اس دوسرے کے بارے میں جو ابھرا اور جس کے سامنے تین گر پڑے؛ یعنی اس سینگ کے بارے میں جس کی آنکھیں تھیں اور ایک منہ جو بہت بڑی بڑی باتیں کہتا تھا، جس کی صورت اپنے ساتھیوں سے بڑھ کر جری تھی۔ دانی ایل 7:7، 19، 20۔

دانی ایل سات کی چوتھی بادشاہی کو دو مرتبہ ان بادشاہتوں سے 'مختلف' قرار دیا گیا تھا جو اس سے پہلے تھیں۔ اگر نویں آیت کا 'چھوٹا سا سینگ' محض شامی سینگ (Epiphanes) Epiphanes ہی کی توسیع ہوتا تو وہ مختلف نہ ہوتا۔ ساتویں باب میں روم سے پہلے آنے والے درندے شیر، ریچھ اور تیندوا تھے؛ یہ سب ایسے جانور ہیں جو حقیقتاً فطرت میں پائے جاتے ہیں، لیکن جب چوتھے درندے کی بات آئی جس کے لوہے کے دانت اور پیتل کے ناخن تھے، تو دانی ایل کو فطرت میں ایسا کوئی جانور معلوم نہ تھا جو اس ہولناک، نکل جانے والے درندے کی نمائندگی کرتا۔ وہ مختلف تھا (diverse)۔ نویں آیت کا 'چھوٹا سا سینگ' چار ہواؤں اور پروں کی نمائندگی کردہ علاقوں میں سے کسی ایک سے نکلا، نہ کہ سینگوں میں سے کسی ایک یا نمایاں چیزوں میں سے کسی ایک سے۔

دانیال کے آٹھویں باب میں بیان ہے کہ "ان کی بادشاہی کے آخری زمانے میں، جب خطاکار اپنی شرارت کی انتہا کو پہنچ جائیں، ایک سخت چہرے والا اور معما خیز باتوں کو سمجھنے والا بادشاہ اٹھ کھڑا ہوگا۔" "ان کی بادشاہی کے آخری زمانے" میں (یونان، جو چار سلطنتوں میں بکھر چکا تھا)، اُس وقت "جب خطاکار اپنی شرارت کی انتہا کو پہنچ جائیں"، ایک نیا بادشاہ اٹھ کھڑا ہوگا۔

"ہر قوم جو عمل کے میدان میں آئی ہے، اسے زمین پر اپنا مقام لینے کی اجازت دی گئی ہے، تاکہ یہ امر متعین ہو سکے کہ آیا وہ نگہبان اور قدوس کے مقاصد کو پورا کرے گی یا نہیں۔ نبوت نے دنیا کی عظیم سلطنتوں—بابل، مادہ-فارس، یونان، اور روم—کے عروج اور ارتقا کا نقشہ کھینچا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ، اور کم تر طاقت رکھنے والی قوموں کے ساتھ بھی، تاریخ نے خود کو دہرایا ہے۔ ہر ایک کو آزمائش کا ایک دور ملا؛ ہر ایک ناکام ہوئی، اس کی شان ماند پڑ گئی، اس کی قوت رخصت ہو گئی۔" انبیاء اور بادشاہ، 535۔

یونانی سلطنت کے آخر میں ("آخر زمانہ")، جب ان کی آزمائشی مہلت کا پیمانہ لبریز ہو جائے گا ("جب خطاکار اپنی خطا کو پوری کر چکیں گے")، ایک "سخت رو بادشاہ" اٹھ کھڑا ہوگا۔ وہ بادشاہ "پراسرار باتوں" کو سمجھنے والا ہوگا، کیونکہ وہ یہودیوں کی عبرانی یا سابقہ سلطنت کی یونانی کے بجائے بالکل مختلف زبان بولے گا، یعنی لاطینی۔ اس سلطنت کی نشاندہی موسیٰ نے اس قوم کے طور پر کی تھی جو سن 66 تا 70 عیسوی کے محاصرے کو لے آئے گی، جہاں دیگر باتوں کے علاوہ قحط اس قدر بھیانک تھا کہ یہودی زندہ رہنے کے لیے اپنے ہی بچوں کو کھا گئے۔

کیونکہ تو نے خوشی اور دل کی شادمانی کے ساتھ، جب کہ ہر چیز کی فراوانی تھی، خداوند اپنے خدا کی خدمت نہ کی؛ اس لیے تو اپنے ان دشمنوں کی خدمت کرے گا جنہیں خداوند تیرے خلاف بھیجے گا—بھوک میں، پیاس میں، عریانی میں، اور ہر چیز کی کمی میں—اور وہ تیرے گلے پر لوہے کا جوا رکھے گا، یہاں تک کہ وہ تجھے ہلاک کر دے۔ خداوند تیرے خلاف دور سے، زمین کی انتہا سے

ایک قوم لائے گا، جیسے عقاب اڑتا ہے ویسی تیزی سے؛ ایک ایسی قوم جس کی زبان تو نہ سمجھ
 گا؛ ایک سخت رو قوم، جو نہ بوڑھے کا لحاظ کرے گی اور نہ جوان پر مہربانی دکھائے گی۔ اور وہ
 تیرے مویشیوں کی پیداوار اور تیری زمین کی پیداوار کھا جائے گا، یہاں تک کہ تو ہلاک ہو جائے؛ اور
 تیرے لیے نہ غلہ چھوڑے گا، نہ شراب، نہ تیل، نہ تیری گائیوں کی افزائش، نہ تیری بھیڑوں کے
 ریوڑ—یہاں تک کہ وہ تجھے ہلاک کر دے۔ اور وہ تیرے سب دروازوں پر تیرا محاصرہ کرے گا، یہاں
 تک کہ تیری بلند اور فصیل بند دیواریں جن پر تو بھروسہ کرتا تھا تیری ساری زمین میں گر پڑیں؛
 اور وہ تیرے سب دروازوں پر، تیری اُس تمام زمین میں جسے خداوند تیرا خدا نے تجھے دیا ہے، تیرا
 محاصرہ کرے گا۔ اور تو اپنے بطن کا پھل کھائے گا—یعنی اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا گوشت، جنہیں
 خداوند تیرا خدا نے تجھے دیا ہے—محاصرہ میں اور اس تنگی میں جس سے تیرے دشمن تجھے تنگ
 کریں گے۔ استثنا 28:47-53۔

دانی ایل کے باب دوم میں چوتھی سلطنت کی نمائندگی "لوہے" سے کی گئی تھی، اور موسیٰ نے ایک
 "قوم" کی نشاندہی کی تھی جو یہودیوں پر "لوہے کا طوق" ڈالے گی۔ یہ "قوم" یہودیوں کو "تباہ" کر
 دے گی، اور وہ عقاب کی مانند تیز رفتار ہوگی، اور عقاب روم کی علامت ہے۔ وہ ایسی "قوم" ہوگی
 "جس کی زبان تو نہ سمجھ سکے گا"، کیونکہ اس کی زبان یہودیوں کے لیے "گرہ دار کلام" ہوگی۔ وہ
 "سخت رو قوم" ہوگی، جیسا کہ دانی ایل کے باب آٹھ میں "سخت رو بادشاہ" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔
 اور یروشلم کے "محاصرے" میں یہودیوں نے اپنے "بیٹے اور بیٹیاں" کھا لیں۔

ملرنے بت پرست روم کو اُس قوت کے طور پر پہچانا جس کی پیشگوئی موسیٰ نے کی تھی، اور دانی
 ایل باب دو کی چوتھی "لوہے کی" بادشاہی، اور اس "قوم" کے طور پر جو لاطینی بولتی تھی، نہ کہ
 عبرانی یا یونانی۔ ملرنے بائبل کی نبوت کی چوتھی اور پانچویں بادشاہیوں میں کوئی فرق نہ کیا،
 کیونکہ اُس کے نزدیک دونوں محض روم تھیں۔ چنانچہ جب آیت تئیس میں بت پرست روم سامنے آتی
 ہے، تو وہ آیت چوبیس میں ظاہر کیے گئے امتیاز کو نہیں دیکھتا تھا۔ رویا میں آیات نو تا بارہ میں "چھوٹا
 سینگ" کبھی مذکر، کبھی مونث—یعنی مذکر سے مونث، پھر دوبارہ مذکر سے مونث—کی طرف
 متبادل ہوتا رہا، اور آیت تئیس بت پرست روم کی نبوتی خصوصیات کی نشان دہی کرتی ہے، جبکہ
 آیت چوبیس میں جبرائیل کی تشریح مونث روم کی طرف بدل جاتی ہے۔ آیت چوبیس میں جو قوت
 بیان ہوئی ہے اسے "زبردست قدرت" حاصل ہونی تھی، "لیکن اپنی قوت سے نہیں؛ اور وہ نہایت تعجب
 خیز طور پر ہلاک کرے گا، اور کامیاب ہوگا، اور عمل کرے گا، اور زور آوروں اور مقدس قوم کو ہلاک
 کرے گا۔"

پاپائی روم کو بت پرست روم کی فوجی طاقت دی جانی تھی، اور وہ 538ء سے 1798ء تک ایک ہزار
 دو سو ساٹھ برس تک خدا کی قوم کو ہلاک کرتا رہے گا۔ وہ انہیں "حیرت انگیز طور پر" ہلاک کرے گا
 کیونکہ وہ وہی درندہ ہے جس کے پیچھے پوری دنیا "حیران ہو کر" چلتی ہے، اور وہ ایسی طاقت تھی جو
 "عمل کرتی اور کامیاب ہوتی رہی" یہاں تک کہ وہ پہلا قہر پورا نہ ہو گیا جسے 1798ء میں ختم ہونا
 "مقرر" کیا گیا تھا۔

پھر آیت پچیس میں، جبرائیل اُس اتار چڑھاؤ کو جاری رکھتا ہے جو اُس نے دانی ایل کے لیے تشریح کردہ
 آیات میں قائم کیا تھا، اور دوبارہ بت پرست روم کو مخاطب کرتا ہے، جس نے ایک مختلف قسم کی
 "پالیسی" کے ذریعے اپنی سلطنت کو یکجا کیا، جیسا کہ تمام مورخین گواہی دیتے ہیں۔ بت پرست روم
 کی "تدبیر" یہ تھی کہ قوموں کو اپنی بڑھتی ہوئی سلطنت میں شامل ہونے پر آمادہ کرے، اور اس نے
 امن و خوشحالی کے وعدے کو سلطنت کی تعمیر کے لیے استعمال کیا، برخلاف پچھلی سلطنتوں کے جو
 محض عسکری قوت سے قائم کی گئیں۔ بت پرست روم کو "شہزادوں کے شہزادے" کے خلاف بھی کھڑا
 ہونا تھا، جیسا کہ اُس نے اُس وقت کیا جب اُس نے مسیح کو کلوری کی صلیب پر مصلوب کیا۔

پھر جبرائیل اُن دو رؤیا کا بیان کرتا ہے جن کی وہ دانی ایل کے لیے تعبیر کر رہا تھا، اور واضح کرتا ہے کہ "mareh" یعنی ظہور کی رؤیا (تئیس سو دن) سچی تھی، اور یہ کہ "chazon" والی رؤیا، جس میں بت پرست روم اور پاپائی روم کے ذریعے مقدس مقام اور لشکر کو پامال کیا جانا تھا، "بند کر دی جائے (مہر لگا دی جائے)"، "بہت سے دنوں کے لیے" (انجام کے وقت تک، 1798 تک)۔

پھر دانی ایل کچھ عرصہ بیمار رہا، اور پھر کام پر واپس آگیا، مگر وہ اب بھی "mareh" والی رؤیا کو نہ سمجھ سکا؛ وہی رؤیا جیسے اسے سمجھانے کا حکم جبرائیل کو دیا گیا تھا۔ اسی وجہ سے جبرائیل باب نو میں دوبارہ آئے گا تاکہ دانی ایل کو "mareh" رؤیا سمجھانے کا اپنا کام مکمل کرے۔

دانی ایل کے نویں باب میں، دانی ایل کلام نبوت کا مطالعہ کر رہا تھا اور موسیٰ اور یرمیاہ کی تحریروں کے ذریعے اسے سمجھ آئی۔ یرمیاہ نے بتایا تھا کہ جس اسیری میں وہ تھا وہ ستر برس تک رہے گی۔

اور یہ سارا ملک ویرانی اور حیرت کا باعث ہوگا، اور یہ قومیں ستر برس بابل کے بادشاہ کی خدمت کریں گی۔ اور ایسا ہوگا کہ جب ستر برس پورے ہو جائیں گے، تو میں بابل کے بادشاہ اور اُس قوم کو اُن کی بدکاری کے سبب سے سزا دوں گا، خداوند فرماتا ہے، اور کلدانیوں کے ملک کو بھی، اور اسے ہمیشہ کی ویرانی بنا دوں گا۔ یرمیاہ 25:11، 12۔

موسیٰ کے مطابق، دشمن کی سرزمین میں اسیری اس مدت کے برابر ہوگی جب زمین اپنے سبتوں کو پورا کرے گی۔

اور میں زمین کو ویران کر دوں گا؛ اور اس میں بسنے والے تمہارے دشمن اس پر حیران ہوں گے۔ اور میں تمہیں اقوام میں بکھیر دوں گا، اور تمہارے پیچھے تلوار کھینچوں گا؛ اور تمہاری زمین ویران ہو جائے گی اور تمہارے شہر اُجاڑ ہو جائیں گے۔ تب زمین اپنے سبتوں کی تلافی کرے گی، جب تک وہ ویران پڑی رہے اور تم اپنے دشمنوں کے ملک میں ہو؛ تب بھی زمین آرام کرے گی اور اپنے سبتوں سے بہرہ ور ہوگی۔ جب تک وہ ویران پڑی رہے گی وہ آرام کرتی رہے گی؛ کیونکہ جب تم اس میں بستے تھے تو تمہارے سبتوں میں اسے آرام نہ ملا۔ احبار 32:26-35۔

دو گواہوں کی شہادت کے مطابق خدا کے نبوی کلام سے دانی ایل نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اُس کی قوم کو دشمن کی سرزمین میں پراگندہ کر دیا گیا تھا اور اس مدت میں ملک اپنے سبتوں کا آرام پاتا رہے گا۔ وہ وہی بات سمجھتا تھا جو اخبار ایام کے مصنف نے یرمیاہ کے ستر برس کے بارے میں سمجھی تھی۔

اور جو لوگ تلوار سے بچ نکلے تھے انہیں اُس نے اسیری میں بابل لے گیا؛ جہاں وہ اُس اور اُس کے بیٹوں کے خادم رہے، یہاں تک کہ فارس کی مملکت کی حکومت قائم ہوئی؛ تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کے منہ سے کہا گیا تھا پورا ہو، یہاں تک کہ زمین نے اپنے سبتوں کا آرام پا لیا؛ کیونکہ جب تک وہ ویران پڑی رہی، وہ سبت مناتی رہی، تاکہ ستر برس پورے ہوں۔ اور فارس کے بادشاہ کوروش کے پہلے سال میں، تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کے منہ سے کہا گیا تھا پورا ہو، خداوند نے فارس کے بادشاہ کوروش کی روح کو ابھارا، سو اُس نے اپنی ساری سلطنت میں منادی کرائی اور اسے تحریر میں بھی لکھوا دیا، کہ: یوں کہتا ہے کوروش بادشاہ فارس: آسمان کے خداوند نے مجھے زمین کی سب سلطنتیں دی ہیں؛ اور اُس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اُس کے لیے یروشلم میں، جو یہوداہ میں ہے، ایک گھر بناؤں۔ اُس کے سب لوگوں میں سے تم میں کون ہے؟ خداوند اُس کا خدا اُس کے ساتھ ہو، اور وہ چڑھ جائے۔ تواریخ دوم 20:36-23۔

دانی ایل نے سمجھا کہ یرمیاہ کی بتائی ہوئی ستر برس کی جلاوطنی—دشمن کی سرزمین میں، جبکہ زمین اپنے سبتوں کا آرام مناتی رہی—احبار باب چھبیس میں مذکور "سات گنا" کی لعنت پر

مبنی تھی؛ اور اسی سمجھ کی اطاعت میں اس نے وہاں ان لوگوں کے لیے دیے گئے حکم کردہ تدارک پر عمل کیا جو آخر کار اپنی بکھری ہوئی حالت کا شعور پاتے ہیں۔

اور تم میں سے جو یاقی بچیں گے، ان کے دشمنوں کے ملکوں میں میں ان کے دلوں میں بزدلی ڈالوں گا؛ اور ہلتی ہوئی پتی کی آواز بھی انہیں بھگا دے گی؛ اور وہ ایسے بھاگیں گے جیسے تلوار سے بھاگے جاتے ہیں؛ اور جب کوئی پیچھا کرنے والا نہ ہوگا تب بھی وہ گر پڑیں گے۔ اور وہ ایک دوسرے پر گر پڑیں گے گویا تلوار کے آگے، حالانکہ کوئی تعاقب کرنے والا نہ ہوگا؛ اور تم میں اپنے دشمنوں کے سامنے ٹھہرنے کی طاقت نہ ہوگی۔ اور تم غیر قوموں کے درمیان ہلاک ہو جاؤ گے، اور تمہارے دشمنوں کی زمین تمہیں نگل جائے گی۔ اور تم میں جو باقی رہ جائیں گے وہ اپنے دشمنوں کے ملکوں میں اپنی بدکاری کے سبب گھلتے جائیں گے؛ اور اپنے باپ دادا کی بدکاریوں کے سبب بھی گھلتے جائیں گے۔ اگر وہ اپنی بدکاری اور اپنے باپ دادا کی بدکاری کا اقرار کریں، اور اپنی اس خطاکاری کا بھی جس سے انہوں نے میرے خلاف خطا کی، اور یہ بھی کہ وہ میرے مخالف چلتے رہے؛ اور یہ کہ میں بھی ان کے مخالف چلتا رہا، اور انہیں ان کے دشمنوں کے ملک میں لے آیا؛ تب اگر ان کے غیر مختون دل فروتن ہو جائیں، اور وہ اپنی بدکاری کی سزا قبول کر لیں، تو میں یعقوب کے ساتھ اپنے عہد کو یاد کروں گا، اور اسحاق کے ساتھ اپنے عہد کو بھی، اور ابراہیم کے ساتھ اپنے عہد کو بھی یاد کروں گا؛ اور میں اس ملک کو بھی یاد کروں گا۔ اور وہ ملک بھی ان سے خالی ہو جائے گا، اور ان کے بغیر ویران پڑا رہتے ہوئے اپنے ستیوں کا لطف اٹھائے گا؛ اور وہ اپنی بدکاری کی سزا قبول کریں گے، کیونکہ انہوں نے میرے احکام کو حقیر جانا، اور ان کی جان نے میرے فرائض سے نفرت کی۔ تو بھی ان سب کے باوجود جب وہ اپنے دشمنوں کے ملک میں ہوں گے، میں نہ انہیں رد کروں گا نہ ان سے نفرت کروں گا کہ انہیں بالکل ہلاک کر دوں اور ان کے ساتھ اپنا عہد توڑ دوں؛ کیونکہ میں خداوند، ان کا خدا ہوں۔ بلکہ ان ہی کی خاطر میں ان کے باپ دادا کے عہد کو یاد کروں گا، جنہیں میں غیر قوموں کی نظر کے سامنے ملک مصر سے نکال لایا، تاکہ میں ان کا خدا ٹھہروں؛ میں خداوند ہوں۔ یہ وہ فرائض اور احکام اور قوانین ہیں، جو خداوند نے موسیٰ کے ہاتھ سے کوہ سینا پر اپنے اور بنی اسرائیل کے درمیان مقرر کیے۔ احبار 26:36-46۔

باب نو میں دانی ایل کی دعا ان لوگوں کے لیے مشورت کے ہر جز کو مخاطب کرتی ہے جو خود کو دشمن کی سرزمین میں منتشر پاتے ہیں۔ اس دعا کو باب دو میں اس کی دعا کے ساتھ ہم آہنگ سمجھا جانا چاہیے، کیونکہ دونوں مل کر ان کی دعا کی نمائندگی کرتی ہیں جن کا ذکر مکاشفہ باب گیارہ میں ہے، جو اُس بڑے شہر، جو سدوم اور مصر کہلاتا ہے، کی گلیوں میں مردہ پڑے تھے، اور یہ بھی پاتے ہیں کہ وہ بھی منتشر کر دیے گئے تھے۔ جب دانی ایل اپنی دعا ختم کرتا ہے، تو عبرانیل "mareh" رویا کی تشریح کا کام مکمل کرنے کے لیے واپس آتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے روح القدس مکاشفہ باب گیارہ کے دو گواہوں کے لیے اسے انجام دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اور جب میں باتیں کر رہا تھا اور دعا کر رہا تھا اور اپنے گناہ اور اپنی قوم اسرائیل کے گناہ کا اقرار کر رہا تھا، اور اپنے خداوند میرے خدا کے حضور اپنے خدا کے مقدس پہاڑ کی خاطر اپنی التجا پیش کر رہا تھا؛ ہاں، جب میں دعا میں بات کر رہا تھا، تو وہ مرد عبرانیل، جسے میں نے ابتدا میں رویا میں دیکھا تھا، جو بڑی تیزی سے اُرتا ہوا آیا، شام کی قربانی کے وقت کے قریب مجھے چھو گیا۔ اور اس نے مجھے سمجھایا اور مجھ سے کلام کیا اور کہا، اے دانی ایل، اب میں تجھے دانش اور فہم دینے کے لیے آیا ہوں۔ دانی ایل 9:20-22۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

بابل کے زوال سے کچھ ہی پہلے، جب دانی ایل ان پیشگوئیوں پر غور کر رہا تھا اور زمانوں کی سمجھ کے لیے خدا سے رہنمائی چاہ رہا تھا، اسے سلطنتوں کے عروج و زوال کے متعلق رویاؤں کا ایک سلسلہ دیا گیا۔ پہلی رویا کے ساتھ، جیسا کہ دانی ایل کی کتاب کے ساتویں باب میں درج ہے، اس

کی تعبیر بھی دی گئی؛ تاہم نبی پر سب کچھ واضح نہ ہوا۔ 'میرے تفکرات نے مجھے بہت پریشان کیا،' اس نے اس وقت کے اپنے تجربے کے بارے میں لکھا، 'اور میرا چہرہ بدل گیا؛ لیکن میں نے اس بات کو اپنے دل میں رکھا۔' دانی ایل 7:28.

ایک اور رؤیا کے ذریعے مستقبل کے واقعات پر مزید روشنی پڑی؛ اور اسی رؤیا کے اختتام پر دانی ایل نے یہ سنا کہ 'ایک مقدس بول رہا تھا، اور دوسرے مقدس نے اس مقدس سے جو بول رہا تھا کہا، رؤیا کب تک رہے گی؟' دانی ایل 8:13۔ جو جواب دیا گیا وہ یہ تھا: 'دو ہزار اور تین سو دن تک؛ پھر مقدس پاک کیا جائے گا' (آیت 14)، اور اس نے اسے سخت پریشان کر دیا۔ اس نے دل لگا کر رؤیا کے مفہوم کو جاننے کی کوشش کی۔ وہ اس تعلق کو سمجھ نہ سکا جو، جیسا کہ یرمیاہ کے ذریعے پیش گوئی کی گئی تھی، ستر برس کی اسیری اور اُن تیئیس سو برسوں کے درمیان تھا جن کے بارے میں رؤیا میں اس نے آسمانی فرستادہ کو یہ اعلان کرتے سنا تھا کہ خدا کے مقدس کی تطہیر سے پہلے یہ مدت گزرے گی۔ فرشتہ جبرائیل نے اسے جزوی تعبیر دی؛ تاہم جب نبی نے یہ الفاظ سنے کہ 'یہ رؤیا ... بہت سے دنوں کے لیے ہے' تو وہ بے ہوش ہو گیا۔ وہ اپنی کیفیت یوں قلم بند کرتا ہے: 'میں دانی ایل بے ہوش ہو گیا، اور کچھ دن بیمار رہا؛ پھر میں اٹھ کھڑا ہوا اور بادشاہ کے کام کاج انجام دیے؛ اور میں رؤیا پر حیران تھا، لیکن کوئی بھی اسے نہ سمجھ سکا۔' آیات 26، 27۔

اب بھی اسرائیل کی خاطر دل پر بوجھ لیے ہوئے، دانیال نے ازسر نو یرمیاہ کی پیشین گوئیوں کا مطالعہ کیا۔ وہ بہت واضح تھیں—اتنی واضح کہ اُس نے کتابوں میں درج ان گواہیوں سے یہ سمجھ لیا کہ 'سالوں کی تعداد، جن کے بارے میں خداوند کا کلام نبی یرمیاہ کے پاس آیا تھا، کہ وہ یروشلیم کی ویرانیوں میں ستر برس پورے کرے گا۔' دانیال 9:2۔

"نبوت کے یقینی کلام پر قائم ایمان کے ساتھ، دانیال نے ان وعدوں کی فوری تکمیل کے لیے خداوند سے فریاد کی۔ اس نے خدا کے نام کی عزت کے برقرار رہنے کی التجا کی۔ اپنی دعا میں اس نے اپنے آپ کو اُن لوگوں کے ساتھ پوری طرح شریک کر لیا جو الہی مقصد سے قاصر رہ گئے تھے، اور اُن کے گناہوں کا اعتراف اپنے گناہوں کی طرح کیا۔" انبیا اور بادشاہ، 553، 554۔